36881 ـ نماز ميں صفيں سيدھی كرنے كا وجوب اور اس كا معنی

سوال

كيا نماز باجماعت ميں صفيں سيدھی كرنا واجب ہيں، يعنی اگر نمازی صفيں سيدھی نہ كريں تو وہ گنہگار ہونگے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اسلام نے نمازيوں كی صفيں سيدھی كرانے كا بہت زيادہ خيال ركھا اور اسے اولی قرار ديتے ہوئے صفيں سيدھی كرنے كا حكم ديا ہے، اور صفيں سيدھی كرنے كی فضيلت بيان كرتے ہوئے اس كا اہتمام كرنے كا كہا ہے.

چنانچہ حديث ميں آيا ہے كہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم اپنی صفيں برابر كرو، كيونكہ صفيں برابر كرنا نماز كو مكمل كرنے ميں سے ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (690) صحيح مسلم حديث نمبر (433).

اور بخاری كی روايت ميں يہ الفاظ ہيں:

" تم اپنی صفيں برابر كرو كيونكہ صفيں برابر كرنا نماز قائم كرنے ميں سے ہے "

ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نماز ميں ہمارے كندھوں كو چھوتے اور فرماتے:

" برابر ہو جاؤ، اور ايك دوسرے سے عليحدہ نہ كھڑے نہ ہوؤ وگرنہ تمہارے دلوں ميں اختلاف اور پھوٹ پڑ جائيگی "

صحيح مسلم حديث نمبر (432).

نعمان بن بشير رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی اور برابر کرایا کرتے تھے جس طرح کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، حتی کہ آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سیدھا کرنا سیکھ چکے ہیں، پھر ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے آئے اور تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا تو فرمانے لگے:

" اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں برابر کر لو وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (717) صحیح مسلم حدیث نمبر (436).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " شرح مسلم " میں کہتے ہیں:

قولہ: " ہماری صفیں اس طرح برابر کراتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو "

القداح وہ لکڑی ہے جس سے تیر بنایا جائے اور اس کے پر وغیرہ برابر کیے جائيں، اس کا معنی یہ ہے کہ: صف برابر کرنے میں اتنا مبالغہ کرتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، صف اتنی معتدل اور سیدھی و برابر ہوتی" انتہی.

صفیں سیدھی اور برابر کرنے کے وجوب میں یہ نصوص واضح ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں کہتے ہیں:

" صفیں برابر نہ کرنے والے کے گناہ کے متعلق باب "

اس باب میں اپنی سند کے ساتھ نعمان بن بشیر انصاری اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" وہ مدینہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد آپ ہم میں کونسی ایسی چیز پاتے ہیں جو آپ کو اچھی نہ لگی ہو ؟

تو انہوں فرمایا: کچھ بھی نہیں صرف اتنا ہے کہ: تم صفیں برابر نہیں کرتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (724).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" احتمال ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے فرمان " اپنی صفیں برابر کرو " میں سے صیغہ امر سے وجوب اخذ کیا ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان " تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے " کے عموم سے اخذ کیا ہو اور صفیں برابر نہ کرنے کی وعید میں آنےوالی احادیث سے بھی.

تو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کے ہاں ان قرائن کے ساتھ یہ راجح ہوا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کا انکار اور کراہت واجب کو ترک کرنے کی بنا پر تھا، اگرچہ بعض اوقات سنت کو ترک کرنے پر بھی کراہت و نکارت ہو سکتی ہے.

اور صفیں برابر کرنے کے وجوب والے قول کے باوجو اگر کوئی شخص صف برابر نہیں کرتا تو اس کی نماز دو جہت کے اختلاف کی بنا پر صحیح ہے اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کا صفیں برابر نہ کرنے پر تو نکارت کی لیکن انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" و قولہ: " وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درمیان اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا"

یعنی: تمہاری وجہات نظر میں اختلاف ڈال دے گا حتی کہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائیگی، اور بلاشك و شبہ یہ وعید صفیں برابر نہ کرنے والوں کے لیے ہے، اسی لیے اہل علم نے صفیں برابر کرنے کو واجب کہا ہے، اور انہوں نے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے متعلق حکم دینے میں امر کا صیغہ اور اس کی مخالفت کرنے پر وعید سنانے سے استدلال کیا ہے.

اور جس چیز پر امر کا صیغہ اور اس کی مخالفت میں وعید سنائی جائے تو اسے صرف سنت ہی کہنا ناممکن ہے.

اسی لیے اس مسئلہ میں راجح قول صفوں کو برابر کرنا واجب ہے، اور اگر جماعت میں لوگ صفیں برابر نہ کریں تو گنہگار ہونگے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کلام کا ظاہر تو یہی ہے" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 6).

صفیں اس طرح برابر کرنا واجب ہیں کہ نہ تو کسی کا سینہ کسی دوسرے شخص سے آگے ہو اور نہ ہی ٹخنہ.

عون المعبود میں ہے:

" صف برابر کرنےسے مراد یہ ہے کہ: کھڑے ہونے والوں کا ایک ہی سمت میں برابر کھڑے ہونا " انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" صف سیدھی برابری کے ساتھ ہو گی، وہ اس طرح کہ کوئی بھی کسی دوسرے سے آگے نہ نکلا ہوا ہو.

کیا اس میں پاؤں اور ٹانگ معتبر ہو گا ؟

جواب:

بدن کے اوپر والے حصہ میں کندھے، اور نچلے حصہ میں ٹخنے معتبر ہونگے.

ٹخنے اس لیے معتبر ہیں کہ یہ اس عمود میں جس پر سارا بدن اعتماد کرتا ہے، کیونکہ ٹخنہ پنڈلی کے نچلے حصہ میں ہے، اور پنڈلی جسم کا عمود ہے تو یہی معتبر بھی ہو گا، لیکن پاؤں کا اگلا اور پچھلا حصہ معتبر اس لیے نہیں کہ یہ ایك دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں، بعض کی لمبی اور بعض کی چھوٹی اس لیے ٹخنہ معتبر شمار ہو گا.

ایك اور برابری بھی جو کمال کے معنی میں ہے: یعنی کمال کے معنی میں برابری اور سدھائی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور توانا ہوگئے القصص (14).

یعنی: مکمل جوان ہو گئے، لہذا جب ہم کمال میں معنی میں صفر برابر کرنا کہیں؛ تو اس کی معنی یہ نہیں کہ وہ برابری پر ہی مقتصر ہے، بلکہ وہ چند اشیاء پر مشتمل ہو گی:

1 ـ برابری میں صف سیدھی کرنا: راجح قول میں یہ واجب ہے، اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے.

2 ـ صف میں بالکل خلا نہ چھوڑنا اور ایك دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونا، یہ اس کے کمال میں سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیا کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی امت کو کہا کہ صف اس طرح بنایا کرو جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صف بندی کرتے ہیں، وہ ایك دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں، اور پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں، لیکن یہاں ملنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان کے لیے خلاء اور خالی جگہ نہ چھوڑی جائے، اس سے یہ مراد نہیں کہ ایك دوسرے سے دھکم پیل کریں اور اس کے اوپر ہی چڑھ جائیں، کیونکہ ملنے اور دھکم پیل میں فرق ہے.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

" صفیں صحیح کرو، اور کندھوں کو برابر کرلو.... اور شیطان کے لیے خالی جگہ مت چھوڑو "

یعنی تمہارے درمیان ہو خالی جگہ نہ ہو جہاں سے شیطان داخل ہو سکے؛ کیونکہ بھیڑ چھوٹے بچوں کی طرح شیطان صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے تا کہ وہ نمازیوں کی نماز خراب کرے.

3 ـ پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی، کیونکہ یہ صفیں برابر اور سیدھی کرنے میں شامل ہے، لہذا پہلی صف مکمل کیے بغیر دوسری صف بنانی جائز نہیں، اور دوسری صف مکمل کیے بغیر تیسری صف نہیں شروع کرنی چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف مکمل کرنے کے متعلق فرمایا:

" اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے اجروثواب کا علم ہو جائے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑے تو وہ قرعہ اندازی کریں "

یعنی: وہ اس کے لیے قرعہ اندازی کریں؛ لہذا اگر دو شخص پہلی صف کےلیے آئیں تو ایک کہے پہلی صف میں آپ سے میرا زیادہ حق ہے، اور دوسرا کہے میں زیادہ حقدار ہوں، تو وہ کہے چلو ہم قرعہ اندازی کر لیتے ہیں جس کے نمام قرعہ نکلے وہ خالی جگہ میں چلا جائے.

آج تو شیطان بہت سے لوگوں سے کھیل رہا ہے، وہ پہلی صف ابھی آدھی خالی ہوتی ہے تو پھر بھی دوسری صف بنا لیتے ہیں، اور جب نماز کی اقامت ہوتی ہے تو انہیں کہا جاتا ہے، پہلے اگلی صف مکمل کرو، تو وہ حیران و پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں!!

4 ـ صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ: صف ایک دوسرے کے قریب بنائی جائے، اور صف امام کے قریب ہو؛ کیونکہ وہ ایک جماعت ہیں، اور جماعت اجتماع سے ماخوذ ہے، دوری ہوتے ہوئے کامل اجتماع نہیں ہوتا.

اس لیے صفیں جتنی ایک دوسرے سے قریب ہونگی، اور امام کے جتنی قریب ہوں اتنا ہی افضل اور اجمل ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مساجد میں امام اور پہلی صف کے مابین ایک یا پھر دو صفوں کا فاصلہ ہوتا ہے، یعنی امام بہت زیادہ آگے ہو کر کھڑا ہوتا ہے، میرے خیال میں ایسا جہالت کی بنا پر ہو رہا ہے.

چنانچہ امام کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مقتدیوں کے قریب کھڑا ہو، اور مقتدي بھی امام کے قریب ہوں، اور صفیں ایک دوسرے کے قریب ہونی چاہیں.

اور اس کی حد یہ ہے کہ صفوں کا آپس میں اتنا فاصلہ ہو جس میں سجدہ ہو سکے، یا پھر اس سے کچھ زیادہ.

5 ـ صفوں کی برابری اور سدھائی اور کمال میں یہ بھی شامل ہے کہ:

انسان امام کے قریب ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میرے قریب بالغ اورعقلمند لوگ کھڑے ہوں "

جتنا بھی امام کے قریب ہو اتنا ہی زیادہ بہتر اور اولی ہے، اسی لیے حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ نے نماز جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے پر ابھارا اور اس کی ترغیب دی ہے، کیونکہ جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے سے نماز جمعہ میں بھی امام کے قریب کھڑا ہوا جائیگا، اور خطبہ جمعہ کے دوران تو امام کے قریب بیٹھنا مطلوب اور اس کا حکم ہے، جس میں بعض لوگ سستی سے کام لیتے ہیں، اور اس کی کوشش ہی نہیں کرتے.

6 ۔ صفوف کو سیدھا اور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ:

صف کے دائیں حصہ کو بائیں حصہ پر فضیلت دی جائے، یعنی: صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل اور بہتر ہے، لیکن یہ مطلقا نہیں، جیسا کہ پہلی صف میں ہے؛ کیونکہ اگر یہ پہلی صف کی طرح مطلق ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے:

" پہلے دایاں حصہ پورا کرو"

جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا:

" پہلے اگلی صفیں پوری اور مکمل کرو، پھر اس کے ساتھ والی "

بلکہ ایک صف میں جب دایاں اور بایاں دونوں حصے برابر ہوں تو دایاں بائیں حصے سے افضل ہے، مثلا اگر دائیں اور بائیں دونوں طرف پانچ اشخاص ہوں، اور اس کے بعد گیارواں شخص آئے تو ہم کہینگے: آپ دائیں طرف جاؤ؛ کیونکہ برابر یا تقریبا برابر ہونے کی صورت میں دائیں طرف والا حصہ افضل ہے، اس طرح کہ صف کے دائیں اور بائیں میں کوئی زیادہ فرق نہ ہو.

لیکن امام سے دوری کی صورت میں اگر بائیں طرف امام کے قریب جگہ ہو تو بائیں طرف والی قریب جگہ دائیں طرف والی دور سے بہتر اور افضل ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ:

جماعت کے شروع میں مشروع یہ تھا کہ اگر وہ تین اشخاص ہوں تو امام ان کے درمیان کھڑا ہو، یعنی وہ دونوں اشخاش کے درمیان کھڑا ہو، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ دایاں پہلو علی الاطلاق افضل نہیں؛ کیونکہ اگر یہ مطلقا افضل ہوتا تو دونوں مقتدی امام کی دائیں طرف کھڑے ہوتے، لیکن مشروع یہ تھا کہ ایک امام کے دائیں اور دوسرا بائیں کھڑا ہو تا کہ امام درمیان میں ہو سکےاور کسی ایک پر بھی ظلم نہ ہو.

7 ۔ اور صفوف کی برابری میں یہ بھی شامل ہے کہ:

عورتیں علیحدہ کھڑی ہوں؛ یعنی عورتیں مردوں کے پیچھے صفیں بنائیں اور مردوں کے ساتھ اختلاط نہ کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مردوں کے لیے سب سے بہترین پہلی صف ہے، اور سب سے بدترین آخری صف، اور عورتوں کی سب سے افضل آخری صف اور سب سے پہلی بدترین ہے "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ مردوں سے عورتوں کی صف جتنی بھی دور ہو گی اتنی ہی افضل ہے.

لہذا ہم عورتوں کی صفیں مردوں کے بعد دور رکھیں کیونکہ عورتوں کا مردوں کے قریب ہونا فتنہ اور فساد کا باعث ہے، اور اس سے بھی سخت یہ ہے کہ یہ مردوں کے ساتھ عورتوں کا ہونا، اور عورتوں کی صف مردوں کے درمیان ہونے سے اختلاط پیدا ہوتا ہے، جو کہ صحیح نہیں، بلکہ ایسا کرنا فتنہ کے خدشہ کے ساتھ ساتھ حرام ہونے کے زیادہ قریب ہے.

لیکن فتنہ کا خدشہ نہ ہونے کی صورت میں خلاف اولی ہے، یعنی: اگر عورتیں اس کی محرم ہوں تو یہ خلاف اولی اور افضلیت کے خلاف ہے"

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 7 - 13) مختصر.

واللہ اعلم .